رقم انویسٹ کرنے کے ساتھ کام کرنے کی شرط پر مضاربت کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-232 تاریخ:29-05-2024

کیافرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید گارمنٹس کا کام کرتا ہے،اس کا دوست بکر بھی گارمنٹس کا کام کرنا چاہ رہا ہے۔ بکر کے پاس سرمایہ ہے، بکر زید کو یہ کہتا ہے کہ ہم دونوں تمھارے کام سے الگ گارمنٹس کا کام شروع کرتے ہیں جس میں سارا سرمایہ بکر ہی لگائے اور زید و بکر دونوں عملا کام میں شریک ہوں گے جس میں زیادہ کام زید ہی کرے گا اور نئے کام کا حساب کتاب زید کے پرانے کام سے بالکل علیحدہ ہوگا، پرانے کام کا اس نئے کام سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ زید چونکہ اس کام میں ماہر ہے لہذا اپنے کام کرنے کی بنیاد پر نفع لے گا۔

کیا اس طرح دونوں مل کر کام کر سکتے ہیں جبکہ سرمایہ صرف بکر کا ہے اور کام زید و بکر دونوں مل کر کریں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب سرمایہ ایک شخص کی طرف سے ہو اور دوسرے شخص کی طرف سے صرف محنت ہو، کوئی سرمایہ نہ ہو تو شرعا اس طرح معاملہ کرنا "مضاربت" کہلاتا ہے اور عقد مضاربت کرتے وقت جب رب المال (یعنی سرمایہ لگانے والا) بھی مضارب کے ساتھ اپنے کام کرنے کی شرط لگا دے تو اس سے عقد مضاربت فاسد ہو جاتا ہے لہذا پوچھی گئی صورت میں زید و بکر کا اس طرح عقد مضاربت کا معاملہ کرنا کہ سرمایہ صرف بکر کی طرف سے ہو گا اور کام زید و بکر دونوں مل کر کریں گے تو ایسا کرنا، ناجائز ہے اور یہ عقد مضاربت بھی فاسد ہے۔

اس معاملہ کے دو ہی حل ہیں یا تو بکر عملا زید کے ساتھ کام نہ کرے یا پھر زید بھی کچھ سرمایہ لگا دے، بے شک ایک فیصد ہی ہو، یوں ان دونوں کے درمیان اب مضاربت کے بجائے عقد شرکت واقع ہوگا اور اب دونوں کام کر سکتے ہیں، نیز یہ بات یاد رہے کہ عقد شرکت اور عقد مضاربت کچھ امور میں جداگانہ احکام رکھتے ہیں۔ لھذا جو عقد دونوں کے درمیان طے ہوگا فقہی نتائج اور احکام بھی اسی کے مطابق مرتب ہوں گے۔

عقد مضاربت کی تعریف سے متعلق درمختار میں ہے: ”(عقد شرکۃ فی الربح بمال من جانب) رب المال (وعمل من جانب) المضارب“یعنی: نفع میں شرکت کا ایسا عقد کہ رب المال کی جانب سے مال ہو اور مضارب کی جانب سے کام ہو۔

(درمختار، جلد8، صفحہ497، دار المعرفہ بیروت)

خاتم المحققین علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”فلو شرط رب المال ان یعمل مع المضارب لا تجوز المضاربۃ“یعنی: اگر رب المال نے مضارب کے ساتھ کام کرنے کی شرط لگائی تو مضاربت جائز نہیں۔

(ردالمحتار، جلد8، صفحہ501، دار المعرفہ بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مضاربت کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ تجارت میں ایک قسم کی شرکت ہے کہ ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام، مال دینے والے کو رب المال اور کام کرنے والے کو مضارب کہتے ہیں۔

(بہار شریعت، جلد3، صفحہ1، مکتبۃ المدینہ کراچی)

مضاربت میں رب المال کے کام کرنے کی شرط ہو تو مضاربت فاسد ہو جاتی ہے، اس سے متعلق بہار شریعت میں ہے: رب المال نے مضارب کو مال دیا اور شرط یہ کی ہے کہ مضارب کے ساتھ میں بھی کام کروں گا، اس سے مضاربت فاسد ہو گئی۔

(بہار شریعت، جلد3، صفحہ5، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

21ذی القعدہ1445ھ/29مئی2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com